© rasailojaraid.com

اسلام اور عیسائیت

تحریر: ڈاکٹر مانع بن حماد الجہنی☆
مترجم: محمد اسلم صدیق ⦿

افریقہ میں عیسائیوں کی مشنری سرگرمیاں

اسلام اور کفر کی کشمکش صدیوں سے چلی آرہی ہے۔ مسیحی یورپ اس دشمنی میں سب سے پیش پیش ہے۔ اس نے اسلام کے خلاف طرح طرح کے منصوبے بنائے، ہر طرح کے حربے استعمال کئے، حتیٰ کہ اپنی معصوم بیٹیوں کو گناہ کی تربیت دی اور ان کی عصمتیں داؤ پر لگائیں۔ زروجواہرات، شراب اور دلکش لڑکیوں کے ذریعے مسلمان قوم میں غداری کا بیج بویا، خانہ جنگی کرائی اور پھر صلیبی فوجیں طوفان کی طرح پھیل گئیں۔

صلیبی جنگیں تاریخ انسانی کا سیاہ ترین باب ہیں۔ اس دور میں انسانیت جس ذلت سے دوچار اور جس مصیبت میں گرفتار ہوئی، اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی اور اسلام کی تاریخ میں اس سے زیادہ نازک وقت اور خطرہ کی گھڑی کبھی نہ آئی تھی۔ ہر طرف مسلمانوں کا قتل عام کیا

☆ اس مضمون کے مصنف شیخ ڈاکٹر مانع بن حماد الجہنی سعودی عرب کی ممتاز تحریکی شخصیت تھے۔ آپ ۵/اگست ۲۰۰۲ء کو سعودی عرب، ریاض میں ایئرپورٹ جاتے ہوئے کار حادثہ میں انتقال فرما گئے۔ موصوف سعودی عرب کے شہر طائف میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم کے بعد جامعة الملك السعود اور امریکی جامعات سے ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں جامعة الملك السعود میں ہی تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ موصوف ایک محقق عالم، مبلغ اور بلند پایہ ادیب تھے۔ عربی کے علاوہ انگریزی زبان پر بھی عبور حاصل تھا۔ دعوتی مجلّات میں متعدد مقالات کے علاوہ کئی کتب تالیف کیں، مغربی ممالک میں اسلام کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ موصوف سعودی عرب کے معروف دعوتی ادارے الندوة العالمية للشباب الإسلامي WAMY کے سیکرٹری جنرل اور بعد ازاں اس کے چیئرمین رہے۔ اُنہیں سعودی عرب کی مجلس شوریٰ کا ممبر بھی نامزد کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی دینی خدمات کو قبول کرے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

(موصوف کے تفصیلی حالات دیکھئے: ترجمان القرآن، ستمبر ۲۰۰۲ء)

⦿ خریج جامعہ لاہور الاسلامیہ، رکن شعبۂ ترجمہ مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

جارہا تھا۔ صرف بغداد میں ۱۸/ لاکھ مسلمان موت کے گھاٹ اُتار دیئے گئے اور اس سے نصف تعداد شام میں تہ تیغ کردی گئی۔ عین اس کشمکش اور مایوسی کے عالم میں عالم اسلام کے افق پر ایک نیا ستارہ طلوع ہوا۔ یہ موصل کے زنگی خاندان کا تربیت یافتہ عظیم جرنیل صلاح الدین ایوبی تھا۔ انہوں نے صلیبیوں کو پے در پے شکستیں دیں اور صلیبی جنگوں کی صورت میں جو طوفان اسلام کی کڑیاں بکھیرنے اُٹھا تھا، تھم گیا۔ صلیبیوں کی کمر ٹوٹ گئی اور یہی صلیبی جنگیں مسلمانوں کی بیداری کا سبب بنیں۔ مسلمان اپنی خواب گاہوں سے نکل کر مؤمن کا عزم لیے اللہ کے دین کا دفاع کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ صلیبی جنگوں میں یورپی ممالک کی ذلت آمیز شکست کے بعد انہوں نے تبشیر کی صورت میں ایک نیا صلیبی محاذ کھولا اور مسلمانوں پر حملوں کا آغاز کردیا۔ روز بروز یہ حملے شدید سے شدید تر ہوتے گئے، جس کے اثرات آج سب کے سامنے ہیں۔ چنانچہ ضروری ہوگیا ہے کہ صلیبیوں کے منصوبوں اور حربوں کو طشت ازبام کیا جائے جنہیں وہ دنیا کے کونے کونے میں عیسائیت کو پھیلانے کے لئے بروئے کار لا رہے ہیں اور واضح کیا جائے کہ اسلام کو چہار سوے عالم میں کیسے پھیلایا جاسکتا ہے؟

آج براعظم افریقہ عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں اور کاوشوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس لئے زیر نظر مقالہ میں ہم افریقہ میں عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں، ان کے اہداف اور وسائل کا تفصیل سے جائزہ لیں گے اور بتائیں گے کہ ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا کر کس طرح اللہ کا کلمہ بلند کیا جاسکتا ہے......

براعظم افریقہ اور تبشیری سرگرمیاں

عیسائی مشنریوں نے براعظم افریقہ میں انتہائی دلچسپی لی اور پورے افریقہ کو عیسائی بنانے کے لئے غیر معمولی اور انتھک کوششیں کیں۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ انہوں نے اس عزم کا برملا اظہار کیا کہ وہ ۲۰۰۰ء تک پورے افریقہ پر عیسائیت کا علم بلند کردیں گے۔ اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لئے انہوں نے کانفرنسیں منعقد کیں، بے بہا مال بے دریغ خرچ کیا۔ راستے ہموار کئے اور اپنے ناپاک مقاصد اور عزائم کو بروئے کار لانے کے لئے

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

اپنے گھوڑے اور پیادے میدان میں اُتار دیئے لیکن اللہ کے حکم سے ان کی یہ تمام تدابیر اُلٹی پڑیں گی، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

{وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ} (الانفال:۳۰)

''وہ بھی تدبیر کررہے ہیں اور اللہ بھی، اور اللہ ہی سب سے اچھی تدبیر فرمانے والا ہے۔''

اور اللہ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ اللہ کا دین ہمیشہ باقی رہے گا اور حکومت و خلافت اللہ کے راست باز اولیا کے لئے ہی ہے، خواہ باطل کس قدر بھی پھیل جائے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

{وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِيْ الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِيْ ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا} (النور:۵۵)

''اور تم میں سے جو مؤمن ہیں اور نیک کام کرتے ہیں، ان سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ یقیناً انہیں زمین میں خلافت عطا فرمائے گا، جیسے ان سے پہلے لوگوں کو عطا کی تھی۔ اور ان کے دین کو مضبوط کرے گا جسے اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ان کے خوف کو امن سے تبدیل کردے گا۔ پس وہ میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔''

افریقہ میں عیسائی مشنریوں کی دلچسپی کے اسباب

بنیادی طور چند اسباب ہیں جو افریقہ میں عیسائی مشنریوں کی خصوصی دلچسپی کی وجہ بنے۔

❶ غربت واِفلاس: افریقہ کے ۳۹ فیصد باشندے غذائی قلت کا شکار ہیں۔ (مجلہ البیان: عدد ۱۴۱) اور پوری دنیا میں کسی بھی ملک کی اتنی بڑی تعداد غربت و افلاس سے دوچار نہیں ہے۔ اللہ کے دشمن عیسائی مشنریوں نے اس معاملہ کی نزاکت کو خوب سمجھا، افریقہ کے باشندوں کی شدید ضروریات کا اِدراک کیا اور مالی امداد کے بہانے انہیں عیسائی بنانے کی مہم شروع کی۔ چونکہ انسانی فطرت میں اپنے محسن کی شکرگزاری اور اس کی بات کو قبول کرنے کا رجحان ہے جس سے ان لوگوں نے خوب فائدہ اُٹھایا۔

❷ جہالت: تعلیم کا معاملہ نہایت مہتم بالشان ہے۔ اسی کے ذریعے قومیں اوجِ ثریا تک پہنچیں اور اس سے عدم توجہی ہی قوموں کی پستی کا سبب بنی۔ کوئی شخص اس سے انکار

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

نہیں کرسکتا کہ تعلیم ترقی کا ایک اہم زینہ ہے۔ڈاکٹر محمد اقبالؒ لکھتے ہیں:

''تعلیم وہ سلفرایسڈ ہے جو زندہ چیز کو پگھلا دیتا ہے، پھر اسے ڈھال کر اپنی مرضی کا مجسمہ تیار کرتا ہے۔ یقیناً یہ سلفر ایسڈ تمام کیمیاوی مادّوں سے زیادہ طاقتور اور موٴثر ہے اور اس کے اندر یہ طاقت ہے کہ وہ کسی عظیم نسل کو مٹی کا ڈھیر بنا دے۔''

(احذروا الأساليب الحديثة في مواجهة الاسلام از ڈاکٹر سعد الدين السيد الصالح)

عیسائی مشنری تعلیم کی اہمیت سے قطعاً غافل نہ تھے۔خاص طور پر براعظم افریقہ میں، جہاں جہالت کا دور دورہ تھا اور غربت وافلاس کے بادل ہر وقت ان کے سروں پر منڈلا رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے وہاں تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں کا جال بچھا یا۔ (جن کی تفصیل آئندہ سطور میں ذکر ہوگی) یہاں ہم صرف مسیو شاٹلین کے قول پر اکتفا کریں گے۔ وہ لکھتا ہے:

''فرانس کو چاہئے کہ مشرقِ اسلامی میں سب سے پہلے اس کی سرگرمیاں مسلمانوں کی ذہن سازی Brain washing پر مرتکز ہوں۔'' (الغارة على العالم الاسلامی، أ-ل-شاتليه، ترجمہ محب الدين الخطيب ص ۱۵) وہ آگے چل کر لکھتا ہے:

''جس دن عربی زبان ختم ہوگئی جو کہ افریقی ممالک کی تجارتی زبان ہے، اس دن اسلام کی طرف سے کوئی خطرہ باقی نہیں رہے گا، کیونکہ عربی زبان کے خاتمہ سے اس کے تمام مدارس ویران ہوجائیں گے۔'' (مجلہ هٰذه سبيلي: عدد ۲،ص ۲۸۴)

۳ **بیماری:** افریقہ میں پائی جانے والی غربت، ناخواندگی اور بیماری عیسائی مشنریوں کے لئے ایک سرسبز وشاداب چراگاہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ عیسائی مشنری اسلامی ممالک خصوصاً افریقہ میں بیماریوں کے علاج کے ذریعے انسانی ہمدردی اور انسانیت نوازی کا دعویٰ کرکے اپنے گھناؤنے مقاصد اور ناپاک عزائم کو بروئے کار لانے کا سامان کرتے ہیں۔ اس لئے آپ انہیں یہ کہتے ہوئے پائیں گے:

''جہاں انسان ہوں گے، وہاں بیماریاں بھی ہوں گی اور جہاں بیماریاں ہوں گی، لامحالہ وہاں ڈاکٹر کی ضرورت بھی پڑے گی اور جہاں ڈاکٹر کی ضرورت ہوگی، وہاں مسلمانوں کو عیسائی بنانے

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

کا اہم موقع ہے۔'' (التبشیر والاستعمار از خالدی وفروخ: ص ۵۹)

اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ عیسائی مشنریاں لوگوں کو عیسائی بنانے کی خاطر میڈیکل کا اس قدر اہتمام کیوں کرتی ہیں؟ تو ہمارے علم میں ہونا چاہئے کہ حبشہ (ایتھوپیا) میں اس وقت تک کسی مریض کا علاج شروع نہیں کیا جاتا جب تک کہ وہ جھک کر یسوع مسیح کے سامنے شفا کی التجا نہ کرے۔ (ایضاً)

۴ **اسلام کا وجود**: ایک متعصب عیسائی مسٹر پلس لکھتا ہے کہ

''افریقہ میں دین اسلام کا وجود عیسائیت کی ترویج وترقی کے راستے میں ایک چٹان ہے اور اس وقت صرف اور صرف مسلمان ہمارے جانی دشمن ہیں۔ کیونکہ اس وقت نہ افریقہ کے جاہل باشندے تبلیغ انجیل کی راہ میں رکاوٹ ہیں، نہ وہاں کے بت پرست! اگر کوئی رکاوٹ ہے تو وہ صرف دین اسلام ہے۔'' (الغارة علی العالم الاسلامی: ص ۲۵)

فلپ فونڈ اسی Philippe لکھتا ہے:

''ہمارا وہ تہذیب وتمدن جو عیسائیت کے پرچار میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے، اسلام اس کی ترویج کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کررہا ہے اور اسلام ہی افریقہ میں ہماری ثقافت کا گلا گھوٹنے کے لئے ایک چیلنج بنا ہوا ہے۔'' (مجلہ هٰذه سبیلي :عدد ۲،ص ۲۸۳)

۵ **عیسائی عقیدہ کی حمایت اور غیر عیسائیوں کو 'گمراہوں' سے آزاد کروانا**: اگر دین حق کا حامل شخص اپنے دین کا دفاع کرتا ہے، اس کی طرف دعوت دیتا ہے اور اس کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرتا ہے تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن اگر ایک گمراہ مذہب کا حامل شخص اپنے عقیدہ پر جم جائے، اس کی طرف دعوت دے، اس کی خاطر قربانیاں دے اور اس گمراہ عقیدہ کو تمام انسانیت کا نجات دہندہ سمجھے اور اپنے مخالف عقائد (اسلام) کو حق ہونے کے باوجود گمراہ قرار دے اور لوگوں کو اس سے نکال کر نصرانیت میں داخل کرنا ضروری سمجھے تو یہ واقعی مقامِ تعجب ہے۔ یاد رکھئے، عیسائی مشنری اسی نظریے کے حامل ہیں۔ وہ عیسائیت کو انسانیت کا نجات دہندہ اور باقی اَدیان کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ اپنی تمام تر کاوشوں کو مجتمع کرکے تدلیس وتلبیس سے کام لے کر وہ حقائق کو مسخ کررہے ہیں۔

© rasailojaraid.com

اس کی ایک مثال وہ واقعہ بھی ہے جو ہمیں ایک مصری نے سنایا۔ وہ ایک تعلیمی وفد کے ساتھ امریکہ کے کسی شہر گیا اور ایک مسیحی عورت 'ورعہ' کے مکان میں کرایہ پر ٹھہرا۔ عورت نے اپنے مہمان سے پوچھا کہ آپ کا تعلق کس ملک سے ہے؟ جب عورت کو معلوم ہوا کہ یہ شخص مصری اور مسلمان ہے تو اس نے ہمدردی اور غم کے ملے جلے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اس سے کہا:

''کیا تمہارے ملک میں کوئی مشنری نہیں آیا؟'' (نهضة أفريقيا: ص ۱۰۳)

❻ سیاسی اور اقتصادی مقاصد کا حصول: یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ یہود و نصاریٰ کی سیاسی شخصیات اپنے استعماری عزائم و مقاصد کو بروئے کار لانے اور پوری دنیا پر سیاسی اور اقتصادی تسلط قائم کرنے کے لئے ہر وہ حربہ استعمال کرنا چاہتی ہیں، جو ان کے اِمکان میں ہے، خواہ وہ دینی راستے سے ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ یہ سیاستدان اپنے مقاصد کے حصول کے لئے تبشیری مشنوں کی سرپرستی کررہے ہیں اور ان کی کانفرنسوں کی صدارت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ (مجلہ هٰذه سبيلي: عدد: ۲، ص ۲۸۷)

افریقہ میں عیسائیت کی آمد، سرگرمیوں کا آغاز اور استعمار سے ملی بھگت

مسلمہ حقائق یہ ثابت کرتے ہیں کہ مشنری سرگرمیوں کا استعمار کے ساتھ گہرا رابطہ تھا۔ استعماری طاقتیں انہیں مکمل سپورٹ کر رہی تھیں اور اسی دوران تبشیری سرگرمیوں کو پھیلنے پھولنے کا خوب موقع ملا۔

کیتھولک مشنری پندرہویں صدی عیسوی میں افریقی علاقوں میں داخل ہوئے اور انہوں نے مسلمانوں کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا۔ یہی وہ زمانہ تھا جب پرتگال دنیا کے نقشہ پر نمودار ہوا۔

(الغارة على العالم الاسلامی: ص ۲۶)

سترہویں صدی کے اواخر اور اٹھارویں صدی کے درمیان پروٹسٹنٹ تنظیمیں بھی آدھمکیں اور انہوں نے مسلمانوں کو اپنا ہدف بنایا۔ (حاضر العالم الاسلامی: ۲/ ۱۶۷)

سب سے پہلے مشہور سیاح لنتگسٹن (۱۸۷۳ م) نے وسطی افریقہ کے ممالک کا سفر

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

کیا۔اس کے بعد یورپی مشنری تنظیموں کے لئے افریقہ کے دروازے کھل گئے اور انہوں نے افریقہ کے غربت وافلاس کی چکی میں پسے ہوئے افراد کو اپنی تبشیری سرگرمیوں کا ہدف بنایا۔ (نهضة أفريقيا: ص ۱۱۰)

تبشیری سرگرمیوں کے دائرہ کار کی وسعت اور مضبوط وسائل

اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں کہ عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں اور ان کے وسائل کی قوت کس قدر زیادہ ہے اور دیگر کافر ممالک کس قدر ان کو سپورٹ کرتے رہے ہیں، جب کہ اس کے بالمقابل مسلم داعیوں کے پاس وسائل کی قلت ہے۔مسلمان حکومتوں کی اس معاملے میں بے بسی اور کمزوری ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

ان سطور میں ہم عیسائی مشنریوں کی تبشیری سرگرمیوں کے متعلق چند اعداد وشمار اور حقائق بیان کرتے ہیں، جس سے ہمارا مقصد عیسائیوں کے گھناؤنے منصوبوں کو واشگاف کرنا اور مسلمانوں کو دعوتِ فکر دینا ہے کہ وہ بھی اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لا کر اپنے دین کے دفاع اور اس کی نشر واشاعت کا فریضہ انجام دیں۔ ہم انہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ ان کی کوششیں بارآور ثابت ہوں گی اور کافروں کی تمام تدبیریں اُلٹی پڑیں گی، کیونکہ ربّ العزت کا فرمان ہے::

{إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ} (الانفال: ۳۶)

''جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے، وہ اپنا مال اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکیں، تو یہ لوگ آئندہ بھی (اسی طرح) خرچ کریں گے۔لیکن پھر (وقت آئے گا کہ یہ مال خرچ کرنا) ان کے لئے سراسر پچھتاوا ہوگا اور بالآخر وہ مغلوب کئے جائیں گے۔اور (یادرکھو) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تو وہ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔''

اب تبشیری سرگرمیوں کے متعلق چند حقائق اور اعداد وشمار ملاحظہ فرمائیے:

- ۱۹۸۶ء کے اَعداد وشمار کے مطابق کیتھولک کلیسا صرف جنوبی افریقہ میں ۱۵/لاکھ گرجوں کا مالک ہے۔

© rasailojaraid.com

- افریقہ کے ۳۸ ممالک میں تبشیری مشنوں کی حالیہ تعداد 11,000,1 ہے۔ ان میں بعض مشنوں کے پاس باقاعدہ ہیلی کاپٹر ہیں، جن کی مدد سے خانہ جنگی کے دوران نرسوں اور ادویات کو منتقل کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔
- ۱۴۱۶ھ بمطابق ۱۹۹۵ء میں افریقہ میں عیسائی مشنریوں کے پاس ۵۲ ریڈیو اسٹیشن اور مسلمانوں کے پاس صرف ایک ریڈیو اسٹیشن تھا۔
- ۱۹۸۵ء بمطابق ۱۴۰۶ھ میں افریقہ میں عیسائی مشنریوں کی تعداد ایک لاکھ ۱۳ ہزار تھی، جو تعلیمی میدان میں ۵۰ لاکھ طلبا کے تعلیمی اخراجات اٹھائے ہوئے ہے۔
- عیسائی مشنوں کی طرف سے قائم کردہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد ۱۶۰۰ ہے۔
- عیسائی مشنریوں کے لئے مالی تعاون کی مقدار بڑھا کر ۳۵ ہزار ملین ڈالر سالانہ کردی گئی ہے۔
- لاہوتی (مذہبی) مدارس جہاں مشنری اور پادری تیار کئے جاتے ہیں، ان کی تعداد ۵۰۰ تک پہنچ گئی ہے اور براعظم افریقہ کے گوشہ گوشہ میں کام کرنے والے بیس ہزار کلیسائی انسٹیٹیوٹ اس کے علاوہ ہیں، جو تمام کے تمام عیسائی مشنری تیار کرنے میں سرگرمِ عمل ہیں۔ اور ہر سال معقول تعداد ان اِداروں سے فارغ ہوتی ہے۔
- ۱۹۸۵ء میں پوپ نے مغربی افریقہ کا دورہ کیا اور وہاں اس نے مراکش کے تجارتی شہر کاسا بلانکا کے ایک وسیع میدان میں ۸۰ ہزار مسلم نوجوانوں سے خطاب کیا اور ابیدجان Abidijan میں واقع 'اسقف اعظم پولس چرچ' کا افتتاح کرتے ہوئے بطورِ برکت سب سے پہلی نماز پڑھی ۔ ویٹی کن کے بعد یہ عیسائیوں کا سب سے بڑا چرچ ہے، جہاں آٹھ ہزار افراد بیک وقت عبادت کر سکتے ہیں۔
- ۱۹۸۰ء میں افریقہ کے ۱۴ ممالک میں عیسائی مشنریوں کے داخلہ پر پابندی تھی۔ لیکن ۱۹۹۹ء میں صرف تین افریقی ممالک ایسے رہ گئے، جو عیسائی مشنریوں کو اپنے ممالک میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔
- ۱۹۰۰ء میں افریقہ میں عیسائیوں کی تعداد ۱۰ فیصد تھی ،لیکن ۱۹۹۰ء میں یہ تعداد بڑھ کر

© rasailojaraid.com

۵۷ فیصد ہوگئی ہے۔ اسی طرح ۱۹۷۰ء میں افریقہ میں عیسائیوں کی کل تعداد 12,02,57,000 تھی۔ ۱۹۹۹ء میں یہ تعداد بڑھ کر 33,33,68,000 ہوگئی ہے۔ مذکورہ بالا رپورٹ ایک ہوشمند مسلمان کے ہوش اڑا دینے کے لئے کافی ہے۔

(ملاحظہ ہو: معاول الهدم والتدمير از إبراهيم سليمان الجبهان ص ۱۹ / مجلة الرابطة: عدد ۳۶۸ / حاضر العالم الإسلامى: ۲/ ۶۷۲ اور مجلة الكوثر: شمارہ ۲ / انٹرنیٹ پر ایک مشنری ویب سائٹ بعنوان prayer watch morris cerullo world evangelism)

افریقہ میں تبشیری تحریک کے پیش نظر مقاصد

براعظم افریقہ میں بھی تبشیری تحریک کے پیش نظر عموماً وہی مقاصد ہیں جو دوسرے براعظموں میں ہیں۔ لیکن افریقہ اس لحاظ سے دیگر براعظموں سے ممتاز ہوجاتا ہے کہ وہاں تبشیری تحریک کے پیش نظر ایک خاص ہدف کارفرما ہے اور وہ یہ کہ:

۲۰۰۰ء میں افریقہ کو عیسائی براعظم میں تبدیل کرنے کی مہم پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے تاکہ وہ سیاسی، تعلیمی اور اقتصادی میدان میں تسلط حاصل کرکے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ یہی وہ مقصد تھا جس کا اظہار اسقفِ اعظم ثانی نے ۱۹۹۳ء میں روم میں میلادِ مسیح کے موقع پر اپنے استقبال کے لئے آنے والے افریقی بشپوں کے وفد کے سامنے ان الفاظ میں کیا تھا:

> ''اب افریقی کلیسا کی ذمہ داری تمہارے سر ہے۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اہل کلیسا پیغام الٰہی کو لے کر اُٹھ کھڑے ہوں۔ اے بشپو! تمہارے سر ایک بہت بڑی ذمہ داری آن پڑی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ۲۰۰۰ء کے اندر اندر تمہیں پورے افریقہ کو حلقہ بگوشِ عیسائیت کرنا ہے''۔
>
> (مجلہ 'الرابطہ': ۳۶۸)

اور پھر عیسائیوں نے ویٹی کن، عالمی چرچ کمیٹی اور دوسری تبشیری تنظیموں کے درمیان مکمل یکجہتی سے براعظم افریقہ کو اس صدی کے اختتام تک عیسائی بنانے کے لئے اپنی تمام تر تبشیری، مادّی اور علمی قوتیں صرف کردیں۔ پوپ نے پانچ سالوں کے دوران افریقہ کے تین دورے کئے اور عیسائیت کا پیغام پہنچانے کے لئے افریقہ کے مشرق و مغرب میں گھوما۔

(حاضر العالم الاسلامي: ۲/ ۶۷۲)

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

عیسائی مشنریوں کے عمومی مقاصد

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عیسائی مشنریوں کے یہاں آنے کا سب سے بڑا مقصد دین کی نشرواشاعت ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ دین کی نشرواشاعت عیسائی تنظیموں کا حقیقی مقصد نہیں ہے، بلکہ یہ ان کا ثانوی کام ہے۔

ان مشنری تنظیموں کا مقصدِ حقیقی استعماری طاقتوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے جاسوسی کرنا ہے۔ اور یہ تمام لوگ ان تمام اخلاقِ حمیدہ سے بالکل عاری ہوتے ہیں، جو ایک حقیقی مشنری میں ہونے چاہئیں، ان کے اہداف یہ ہیں:

☜ عیسائی اور غیر عیسائی اقوام کو اسلام میں داخل ہونے سے روکنا اور اسلام کی نشرواشاعت کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کرنا۔

☜ مسلمانوں کے دلوں سے اسلامی تشخص ختم کرنا کہ وہ بس نام کے مسلمان رہ جائیں۔ اس مقصد کے لئے تنصیری تحریک نے سب سے پہلے مسلمانوں کی قوت کے سرچشمے 'اسلامی عقائد' پر حملہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کے عقائد کی جڑیں کھوکھلی کیں۔ امریکی مشنری زویمر اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کرتا ہے:

> ''میں مسلمان کو وہ اہمیت نہیں دیتا جو ایک انسان کو دینی چاہیے۔ وہ اس شرف کا مستحق نہیں ہے کہ اس کو یسوع مسیح کی طرف منسوب کیا جائے۔ ہم انہیں نفسانی خواہشات میں مستغرق کریں گے۔ انہیں شتر بے مہار کی طرح خواہش نفس کا غلام بنا دیں گے، حتیٰ کہ اس کی شخصیت مسخ ہوجائے گی اور وہ کسی کام کا نہیں رہے گا۔''

☜ ان کا سب سے بڑا مقصد عالم اسلام کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا ہے، کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ تمام اسلامی ممالک اگر متحد ہو گئے تو مغرب کے خلاف یہ ایک عظیم قوت ہوگی۔ پوپ سیمون نے کہا تھا:

> ''تبشیری تحریک اسلامی وحدت کی شان وشوکت اور طاقت کو تار تار کرنے کے لئے ایک اہم ہتھیار ہے۔ اب ضروری ہوگیا ہے کہ ہم تبشیری تحریک کے ذریعے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کریں اور ان کے فکری دھاروں کو بدلیں، تاکہ عیسائیت مسلمانوں کے درمیان

© rasailojaraid.com

اثر ورسوخ پیدا کرنے میں کامیاب ہوسکے۔''

اس کا اندازہ اس مثال سے کیا جاسکتا ہے کہ مشہور مشنری 'زویمر' جامعہ ازہر کے طالب علم کے طور پر مصری طلبہ میں داخل ہوا، لیکن یہ شخص وہاں مسلمانوں اور قبطیوں کے درمیان فرقہ وارانہ فسادات بھڑکانے کے لئے پمفلٹ تقسیم کیا کرتا تھا۔

☜ **مغربی استعماری طاقتوں کا تعاون کرنا اور عالم اسلام کے خلاف جاسوسی کرنا:**

نابلین کا یہ قول ان کے اس مذموم مقصد کو طشت ازبام کرتا ہے :

''میرا یہ ارادہ ہے کہ غیر ملکی مشنریوں کا ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ایک وقت آئے گا کہ یہ مذہبی قسم کے لوگ ایشیا اور افریقہ میں ہمارے بہت بڑے مددگار ثابت ہوں گے۔ میں انہیں اکنافِ عالم سے معلومات جمع کرنے کی مہم پر بھیجوں گا اور ان کا لباس اور رہن سہن ان کی حفاظت کرے گا اور ان کے تمام اقتصادی اور سیاسی عزائم کی پردہ پوشی کرے گا۔''

☜ **تجارتی اور مادّی فوائد حاصل کرنا:** افریقہ میں یہ انکشاف ہوا ہے کہ وہاں کا چرچ محض ایک تجارتی ادارہ ہے۔اور افریقی بچوں کو عیسائی مدارس میں داخلہ تعلیم وتربیت کے لئے نہیں دیا جاتا، بلکہ مشنریوں کے کھیتوں میں کام کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔

(یہ تمام معلومات احذروا الاساليب الحديثة ص ۵۶ ، التنصير فى الأدبيات العربية از ڈاکٹر علی ابراہیم نملہ ص ۳۴ اور التبشير والاستعمار ص ۳۴ سے ماخوذ ہیں)

افریقہ میں لوگوں کو عیسائی بنانے کے ذرائع

▣ **بلاواسطہ ذرائع:** عیسائی منادوں کا سب سے پہلا میدانِ عمل، جس سے انہوں نے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا تھا، وہ تھا مسلمان علما سے مناظرہ کے ذریعے اسلام کو براہِ راست چیلنج کرنا۔(أجنحة المكر الثلاثة وخوافيها از عبد الرحمن حسن الميدانی: ص ۱۰۲)

اس کے بعد عیسائی مشنریوں نے اپنی تکنیک بدلی اور براہِ راست اور کھلم کھلا ٹکر لینے کی بجائے انہوں نے خفیہ اور بالواسطہ ہر طریقہ کار اختیار کیا۔(ایضاً: ص ۱۰۳) عیسائی مشنریوں کے بلاواسطہ ذرائع جنہیں وہ سرعام استعمال کرتے ہیں، بلند و بالا گرجوں کی تعمیر اور بڑے پیمانے پر انجیل کی نشر واشاعت وغیرہ ہیں۔

© rasailojaraid.com

▣ **بالواسطہ وسائل:** عیسائی مشنریوں کے خفیہ اور بالواسطہ ذرائع بے شمار ہیں۔ طوالت کے اندیشہ کے پیش نظر ہم اہم ذرائع کو نہایت اختصار سے ذکر کریں گے اور ان کے حقائق سے پردہ اٹھائیں گے:

❶ **طب (ہنگامی حالات اور انسانی آلام سے فائدہ اٹھانا):** یہ حقیقت ہے کہ ایک دکھی انسان اپنے دکھ سے نجات حاصل کرنے کے لئے پسندیدہ سے پسندیدہ شے بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔ جب وہ اپنے کسی قریبی یا اپنے لختِ جگر کو کسی مصیبت یا بیماری میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کی آنکھوں میں اپنے لختِ جگر، اپنی ماں اور اپنی شریکِ حیات بیوی کی شفا یابی کے مقابلے میں دنیا کی ہر چیز حقیر ہوجاتی ہے۔ عیسائی مشنریوں نے اس انسانی کمزوری کا خوب استحصال کیا۔ انہوں نے انسانی طبیعت کے قفل میں ٹھیک چابی لگائی اور اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے طب کے پیشہ پر مکمل کنٹرول حاصل کرلیا۔ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ان کا یہ کہنا ہے:

> ''جہاں انسان ہوں گے، وہاں بیماریاں بھی ہوں گی۔ اور جہاں بیماریاں ہوں گی ضروری ہے کہ وہاں ڈاکٹر کی ضرورت بھی پڑے گی۔ اور جہاں ڈاکٹر کی ضرورت ہوگی وہاں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا اچھا موقع ہے۔'' (التبشیر والاستعمار: ص ۵۹)

اس مقصد کے لئے مشنری ڈاکٹروں نے سوڈان کے شہر 'ناصرہ' میں اپنے کلینک کھولے۔ یہ لوگ اس وقت تک کسی مریض کا علاج نہیں کرتے جب تک مریض یہ اعتراف نہ کرے کہ اس کو شفا دینے والا یسوع مسیح ہے۔ (ایضاً: ص ٦٢)

ان عیسائی مشنریوں کا طریقہ کار یہ ہے کہ وادیٔ نیل میں ان کے تین جہاز پھرتے رہتے ہیں، جنہیں وہ بطورِ سٹریچر استعمال کرتے ہیں اور ڈاکٹر کے آنے سے کافی وقت پہلے اس کی آمد کا اعلان کردیتے ہیں۔ مصیبت کے مارے لوگ دھڑا دھڑ اپنے مریضوں کو لاکر ان جہازوں میں سوار کردیتے ہیں اور اس کے بعد ڈاکٹر کی آمد کا انتظار کرنے لگتے ہیں۔ اسی دوران ایک مشنری کھڑا ہوکر عیسائیت کی تبلیغ شروع کردیتا ہے۔ سورج کی گرمی اور انتظار کی اذیت اٹھانے والے ان مریضوں کی آہیں اور سسکیاں ان کے ضمیر میں ذرا بھی خلش پیدا

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

نہیں کرتیں۔

کینیا میں ایک بحری جہاز ملک کا دورہ کرتا ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑا جہاز ہے، جو جدید ڈاکٹری سازوسامان اور تمام اَمراض کے سپیشلسٹ ڈاکٹروں سے بھرا ہوتا ہے۔ جب کوئی مریض آتا ہے تو ڈاکٹر اس کے متعدد ٹیسٹ کرتے ہیں اور اسے تمام ادویات مفت مہیا کی جاتیں ہیں۔ ان کا طریقۂ واردات یہ ہے کہ یہ تمام مریضوں کو ایک لائن میں کھڑا کر دیتے ہیں، علاج شروع کرنے سے پہلے جہاز کا ایک آدمی آتا ہے اور آلاتِ موسیقی لے کر گانا بجانا شروع کردیتا ہے۔ اس کے بعد نوجوانوں کی ایک جماعت آتی ہے جو تبشیری تعلیم پر مشتمل گانے گاتی ہے اور اس کے ساتھ رقص بھی کرتی ہے۔ اس کے بعد کچھ دیر تک چند فلمیں دکھائی جاتی ہیں جو ان کے ناپاک اور گھناؤنے عزائم کی ترجمانی کرتی ہیں۔
('افریقہ مسلم کمیٹی' کی کلیسائی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ)

۲ **تعلیم**: عیسائی مشنریوں نے تعلیم کی اہمیت اور انسانی زندگی میں اس کے کردار کا خوب ادراک کیا، پھر ہر طرح سے اس کا غلط استعمال کیا اور اسے اپنے اغراض و مقاصد اور ناپاک عزائم کے حصول کا ذریعہ بنایا۔ اور اس کے لئے ایسے مشنری اساتذہ مقرر کئے جن کے دلوں میں امانت واستقامت اور سچائی کی رمق تک نہ تھی۔ لارڈ کرومر اسکے بارے میں لکھتا ہے

"وہ مصری جس نے مغربی تہذیب کا اثر قبول کرلیا، بے شک وہ نام کا مسلمان تو ہوسکتا ہے، لیکن درحقیقت وہ ملحد اور بے دین ہے۔" (احذروا الاساليب الحديثة: ص ۸۳)

اپنے اس گھناؤنے مقصد کو بروئے کار لانے کے لئے انہوں نے نہایت اہتمام سے افریقہ میں تعلیمی ادارے اور بڑی بڑی یونیورسٹیاں بنانے آغاز کیا۔ جیسا کہ پہلے ہم یہ ذکر کرچکے ہیں کہ ۱۹۸۵ء کے اعدادوشمار کے مطابق مشنری ادارے پانچ ملین سے زائد طلبا کی کفالت کررہے ہیں اور عیسائی مشنریوں نے مصر میں بلاخوف وخطر جامعہ ازہر سے چھیڑ چھاڑ کے لئے امریکی یونیورسٹی، قاہرہ میں قائم کی۔

اس کے علاوہ اب وہ خاص طور پر چھوٹے بچوں کی تعلیم وتربیت میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اسکا اندازہ مشہور عیسائی پادری جان موٹ کے اس قول سے لگایا جاسکتا ہے، وہ لکھتا ہے

© rasailojaraid.com

''ضروری ہوگیا ہے کہ ہم تمام تبشیری میدانوں میں اپنی تمام تر توجہ بچوں کی طرف مبذول کردیں۔ یہ بات بڑی اطمینان بخش ہے کہ ہم تمام اسلامی ممالک میں اس نکتہ کو اپنی تبشیری مہم کی بنیاد بنالیں، کیونکہ بچے اسلام کے خلاف اس قسم کے [شرانگیز] اثرات کو بہت جلدی قبول کرتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ چھوٹے بچوں کو اسلام سے متنفر کرکے یسوع مسیح کی طرف اُبھارا جائے، اس سے قبل کہ وہ سن شعور کو پہنچیں اور ان کی طبائع اسلامی تعلیمات سے آشنا ہوں۔ شمالی افریقہ میں منعقدہ کانفرنس کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مختلف جزائر میں ہمارے عیسائی مشنوں کا یہ جدید تجربہ انتہائی اطمینان بخش اور کامیاب رہا ہے۔''

(التبشیر والاستعمار:ص٦٨)

اس مقصد کے حصول کے لئے مشنری کالجز اور مدارس کا ایک جال بچھا دیا گیا ہے۔ بطورِ مثال ہم یہاں چند خطرناک تبشیری کالجز اور تعلیمی مدارس کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو مصر کے طول وعرض میں قائم کئے گئے ہیں، شاید کہ اس سے ہماری آنکھیں کھل جائیں :

- کامرس کالج عطارین (اسکندریہ میں)
- قاہرہ میں واقع شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ کے سکولز
- سرائے قبہ میں برطانوی بشپوں کے سکولز
- امریکہ یونیورسٹی (قاہرہ)
- امریکہ گرلز کالج (رمسیس روڈ)، قاہرہ
- ازبک گرلز کالج (قاہرہ)
- امریکہ کالج (اسیوط، مصر کا ایک قدیم شہر)
- امریکہ گرلز کالج (اسیوط)
- امریکہ گرلز کالج (اقصر)

٣ سماجی خدمت (سوشل ورک) اور رفاہِ عامہ کے کام: مشہور مشنری مرڈوگلس نے ایک مقالہ لکھا، جس کا عنوان تھا ''جزائر میں ہم مسلمانوں بچوں کو اپنے ساتھ کیسے شامل کریں؟'' اس میں وہ ذکر کرتا ہے کہ

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

''اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ شمالی افریقہ کے مختلف جزائر کے متعدد ممالک میں ایسے بے شمار کیمپ لگائے جائیں، جہاں غریب بچوں کو کھانے، لباس اور رہائش کی سہولت میسر ہو۔''

اس کے بعد وہ لکھتا ہے کہ:

''اگر ان رستوں سے مسلمان بچے عیسائی نہیں بنیں گے تو کم از کم مسلمان بھی نہیں رہیں گے''

اور عیسائی مشنری اس مشن کو مصر اور شمالی افریقہ کے علاقوں میں بھرپور طریقے سے آگے بڑھا رہے ہیں۔ (**التبشیر والاستعمار: ص ۱۹۴**)

سینی گال کی صورتِ حال یہ ہے کہ وہاں تبشیری تنظیمیں غریب خاندانوں کے ساتھ ایک معاہدہ کرتی ہیں، جس کی رو سے وہ انہیں ہر ماہ روٹی اور چاول کی صورت میں معمولی سی مالی امداد مہیا کرتی ہیں؟ اس شرط پر کہ خاندان کے پانچ سال سے کم عمر بچوں پر انہیں مکمل اختیار حاصل ہوگا۔ اس کے بعد اس بچے کی عیسائی نہج پر تربیت کی جاتی ہے اور پھر اعلیٰ تعلیم کے لئے اسے فرانس بھیج دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد یا تو اسے تبشیری سرگرمیوں میں منہمک کر دیا جاتا ہے، یا پھر مغرب اور عیسائیت کے مفادات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ وائے افسوس کہ جمہوریہ سینی گال کا سابقہ صدر سنگھر بھی ان بچوں میں سے ایک تھا جو تبشیری تحریک کا شکار بنا، حالانکہ اس کے والدین اور بھائی بہنیں سب مسلمان تھے۔ (**احذروا الأسالیب الحدیثة، ص ۷۰**)

۴ ذرائع ابلاغ، میڈیا پر تسلط حاصل کرنا: جہاں یہ لوگ مصنوعی سیاروں کے ذریعے عیسائیت کا پرچار کر رہے ہیں، وہاں افریقہ میں ۵۲ ریڈیو سٹیشن ان کے زیر ملکیت ہیں۔ یونڈی Yaounde (کامرون کا دار الخلافہ) میں **کلیة الدّین** کا پرنسپل پوپ شالی لکھتا ہے:

''آخر کار ہم ذرائع ابلاغ میں مسلمانوں سے آگے نکل گئے ہیں۔ جہاں آج ہم پہنچ چکے ہیں اور جہاں آج عیسائیت کی آواز پہنچ چکی ہے، ہمارے آباؤ اجداد کے محدود ذرائع سے وہاں تک پہنچنا شاید دو یا تین سال کے بعد ممکن ہوتا۔ لیکن اب ان وسائل سے وہاں تک پہنچنا ممکن نہیں ہے، جہاں آج عیسائیت کی آواز پہنچ چکی ہے''۔ (مجلہ الرابطہ: عدد ۳۶۸)

''آخر کار ہم ان ذرائع ابلاغ کی مدد سے مسلمانوں سے بہت آگے نکل آئے ہیں۔ جہاں ہم آج پہنچے ہیں اور دو تین سال میں عیسائی تعلیمات پھیلا دی ہیں، وہاں وہ بھی پہنچ سکتے

© rasailojaraid.com

تھے۔لیکن آج وہ اتنے پیچھے رہ گئے ہیں کہ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یسوع مسیح کا شکرِ عظیم ہے کہ اس نے ہمیں اس کی توفیق دی۔''

عیسائی مشنری متعدد روزناموں، ہفت روزہ اور ماہانہ رسائل کے علاوہ بے شمار کتب، پمفلٹ اور ریڈیو نشریات کے ذریعے عیسائیت کا پیغام پورے عالم میں پہنچا رہے ہیں۔وہ برملا کہتے ہیں کہ:

''ہم نے مسیحی نظریات کے اظہار کے لئے جتنا فائدہ مصری صحافت سے اٹھایا ہے، اتنا کسی بھی اسلامی مملکت کی صحافت سے نہیں اٹھا سکے۔''(التبشیر والاستعمار: ص ۲۱۳)

❺ انفرادی و اجتماعی بحرانوں اور حوادث سے فائدہ اُٹھانا: عام طور پر مسلمانوں کے لاوارث گم کردہ راہ، بے گھر اور مختلف بحرانوں اور مصائب کا شکار بچے اور بچیاں، اسی طرح وہ لوگ جو جنگوں، فتنوں، قحط سالیوں، طبعی حوادث اور دیگر بحرانوں میں اپنے اہل وعیال سے بچھڑ جاتے ہیں، ان لوگوں کی تبشیری سرگرمیوں کا شکار بنتے ہیں ۔ اس کی مثال وہ تبشیری مہمات ہیں جو مشنری تحریکوں نے صومالیہ میں پناہ گزین مسلمانوں کے بچوں کو عیسائی بنانے کے لئے شروع کر رکھی ہیں۔اور ۱۹۸۲ء کے اخبارات اس مہم کو بے نقاب کر چکے ہیں۔

(أجنحة المكر الثلاثة: ص ۱۰۴)

❻ حقیقی مسلمانوں کو سیاسی قیادت سے سبکدوش کرنا: اس کا مقصد سیاسی فضا کو اپنے حق میں سازگار کرنا ہے، تاکہ کوئی طاقت ان کے مقاصد کے سامنے حائل نہ ہو سکے۔اس کی ایک مثال ملک سیرالین ہے، جہاں مسلمانوں کی آبادی ۸۰ فیصد ہے اور عیسائی آبادی بمشکل ۵ فیصد ہوگی، اس کے باوجود وہاں کی وزارت کی ۲۲ نشستوں میں سے ۱۸ نشستوں پر عیسائی مسلط ہیں۔صدارت، وزارتِ عظمیٰ، وزارتِ خارجہ، وزارتِ خزانہ اور وزارتِ مواصلات کا منصب عیسائیوں کے پاس ہے۔

اس کی دوسری مثال سینی گال، وسطی افریقہ، گیمبیا، حبشہ، تنزانیہ، چاڈ، والٹا اور لائبیریا کے ممالک ہیں، جہاں مسلمان غالب اکثریت ہونے کے باوجود عیسائیوں کے زیر تسلط ہیں۔سینی گال میں مسلمانوں کی آبادی ۹۰ فیصد ہے اور وسطی افریقہ میں ۷۰ فیصد، گیمبیا میں ۹۰

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

فیصد، تنزانیہ میں ۴۵ فیصد، حبشہ میں ۶۰ فیصد، اسی طرح چاڈ، والٹا Houte-Valta اور لائبریا میں بھی مسلمان غالب اکثریت میں آباد ہیں، اس کے باوجود وہاں عیسائی اقلیت حکمران ہے۔ (مجلہ ھذہ سبیلی: عدد: ۲،ص ۲۱۹)

خفیہ تنظیموں (ایجنسیوں) کی سرگرمیاں

اس کی مثال وہ خفیہ تنظیمیں ہیں جن کے متعلق ۷۰ء کی دہائی کے آخر میں سوڈانی اخبارات نے یہ رپورٹ پیش کی کہ سوڈان میں پولیس کے حفاظتی دستوں نے ایک ایسی خفیہ تنظیم کا سراغ لگایا ہے جو اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور اسلام کے خلاف غلط نظریات پھیلا کر مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے اور پھر انہیں عیسائیت قبول کرنے کی دعوت دینے، ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ اس تنظیم کا سرغنہ ڈاکٹر سویسری ہے، جو خرطوم میں سروس کرتا ہے۔ اور یہ تنظیم ایک بین الاقوامی تنظیم، جس کا ہیڈ کوارٹر سوئٹزرلینڈ کے شہر بازل Basel میں واقع ہے، کی ذیلی شاخ ہے۔ تنظیم کے ہیڈ کوارٹر میں ایسی ۲۰۰ کتابوں کا انکشاف ہوا جو اسلام کے خلاف لکھی گئی تھیں، ان میں اسلام کی حقیقی صورت کو مسخ کر کے پیش کیا گیا تھا اور مسلمانوں کو اسلام سے مرتد ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔

اس کے علاوہ اس ہیڈ کوارٹر سے بہت بڑی تعداد میں ایسی کیسٹیں برآمد ہوئیں جو اسلام مخالف موضوعات پر مشتمل تھیں۔ ان میں سے بعض ایسی تھیں جن میں قرآن کی طرز پر تلاوتیں ریکارڈ تھیں، اس کا مقصد افریقہ اور دیگر علاقوں کے مسلمانوں کو دھوکہ دینا تھا تاکہ وہ اس کو قرآن سمجھ کر قبول کرلیں۔ (أجنحة المكر الثلاثة: ص ۱۰۷)

۷ کانفرنسوں کا انعقاد: ان کانفرنسوں میں دنیا کے کونے کونے سے عیسائی مفکرین جمع ہوتے ہیں۔ جو اسلام اور مسلمانوں کا مقابلہ کرنے، اپنے فاسد عقائد اور تخریب کار مذہب کو فروغ دینے کیلئے اپنی اپنی تجاویز دیتے ہیں اور اس کے بعد مختلف حربوں اور منصوبوں کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا جاتا ہے۔ اسکی مثال ایک تو وہ تبشیری کانفرنس ہے جو ۱۹۰۶ء میں قاہرہ میں منعقد ہوئی۔ اور دوسری وہ جو امریکہ کے شہر کولوراڈو Colorado میں ۱۹۷۸ء میں منعقد ہوئی۔

© rasailojaraid.com

یہ وہ اہم ترین ذرائع ہیں جنہیں عیسائی اپنے من گھڑت دین اور فاسد عقائد کو روئے ارض پر پھیلانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔اور ان کے علاوہ بھی بے شمار ذرائع ہیں جنہیں اس مقصد کے لئے استعمال کیا جارہا ہے، جیسے فحاشی کے بڑے بڑے کلبوں اور محفلوں کا قیام، نوجوانوں کو شکار کرنے کے لئے ان کے ساتھ فرینڈ شپ کے نام پر نوجوان لڑکیوں کا استعمال، بڑے بڑے انٹرنیشنل ہوٹل، مارکیٹیں قائم کر کے معاشرہ کو خواہشاتِ نفسانی میں غرق کرنا وغیرہ وغیرہ۔

مسلمانو! دشمن کی مکاریوں سیبچو ،لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کے منصوبوں اور سازشوں کو بے نقاب کیا جائے ۔ان سے نبرد آزما اور برسرپیکار ہونے کے لئے مناسب لائحہ عمل تیار کیا جائے اوران کے مذہب کے بطلان سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے ۔یہ اللہ کی طرف سے ہم پر ایک فریضہ ہے کہ ہم مجرموں کے راستوں کی نشاندہی کریں۔ بلکہ قرآن عزیز کی آیات واضح طور پر ہمیں اس بات کا حکم دیتی ہیں کہ ہم دشمنوں کی دسیسہ کاریوں اور سازشوں کوطشت ازبام کریں۔فرمانِ الٰہی ہے:

{وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الآيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ} (الانعام:۵۵) ''اور اسی طرح ہم آیات کوکھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کی راہ بالکل نمایاں ہوجائے۔''

اس مقالہ کے اختتام پر میں روئے زمین کے مشرق و مغرب میں بسنے والے تمام مسلمانوں کواس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ

تبشیری تحریک براعظم مسلم افریقہ کی بیخ کنی کے لئے اُدھار کھائے بیٹھی ہے اوراس کے لئے وہ اپنے تمام وسائل و ذرائع بروئے کار لارہی ہے۔تم اس کے منصوبوں، دسیسہ کاریوں او رسازشوں کواپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہواور یہ بھی دیکھ رہے ہو کہ اس کے لشکر دین اسلام کو مٹانے اورمسلمانوں کوان کے دین سے برگشتہ کرنے کے لئے کس طرح دن رات ایک کرکے نہایت مستعدی سے کام کررہے ہیں۔

لیکن امتِ محمدیہ! تم نے غفلت کی چادریں تان لیں۔تمہارے عقیدے اوردین حق کو لوٹا جارہا ہے اورتم خوابِ غفلت میں پڑے ہو۔دشمن تمہارے دین کو نوچ نوچ کر کھا رہا ہے

www.KitaboSunnat.com